السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خالد جو اپنی ماں سے نہایت مانوس ہے۔ کیا اس کو زید بالجبر اس کی ماں سے چھین سکتا ہے؟ اور ہندہ مذکورہ اپنے لڑکے کے متعلق عندالشرع کوئی حق نہیں رکھتی ہے یعنی لڑکا صرف باپ کا ہوتا ہے ماں کا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید خالد کو بجر (زبردستی) اس کی ماں سے نہیں چھین سکتا۔ خالد جب تک سن تمیز یعنی سات: برس کی عمر کو نہ پہونچے اس کی پرورش کا حق اس کی ماں ہی کو ہے الایہ کہ اس عمر کو پہونچنے سے پہلے ہندہ نکاح کرلے تو اس کا یہ حق ساقط ہوجائے گا۔ سات برس کی عمر کے بعد خالد کو اختیار ہوگا کہ ماں کے پاس رہے یا باپ کے یہاں۔

یہ نہایت جاہلانہ خیال ہے کہ اولاد باپ کی ہوتی ہے اور ماں کا کوئی حق نہیں کہ طلاق دیتے ہی باپ چھین لیتا ہے قال الدرالبھیة وشرحھا الروضة الندیة(131/2) "الأولی بالطفل أمه مالم تنكح "لحديث عبدالله بن عمرو "أن امرأة قالت: يارسول الله إن ابني هذا كان بطني له وعاء وحجري له حواء وثديي له سقاء وزعم أبوه أنه ينزعه مني فقال: "أنت أحق به مالم تنكحي "أخرجه أحمد وأبو داود والبيهقي والحاكم وصححه وقد وقع الإجماع على أن الأم أولى بالطفل من الأب وحكى ابن المنذر الإجماع على أن حقها يبطل بالنكاح (قال): "وبعد بلوغ سن الاستقلال يخير الصبى بين أبيه وأمه "لحديث أبي هريرة عند أحمد وأهل السنن وصححه الترمذي "أن النبي صلى الله عليه وسلم خير غلاما بين أبيه وأمه "وفي لفظ (الی اخر ماقال)۔ مصباح

ایک خط میں شیخ استفسار کیا گیا تھا کہ طلاق کے بعد میاں بیوی کی تفریق کی صورت میں چوٹے بچے بچیاں ماں باپ میں کس کے پار رہیں گے؟ جب کہ دونوں ہی ان کو اپنے پاس رکھنے پر مصر ہوں اور ان کی کفالت وحضانت کا کس کو حق پہچتا ہے؟ اور کتنی مدت تک؟ اس کے جواب میں آب تحریر فرمایا تھا:

سات برس کی عمر تک چھوٹے بچے اور بچی کی حضانت وپرورش کا حق مطلقہ ماں ہی کو ہے الایہ کہ وہ دوسری شادی کرلے یا اس کی اخلاقی حالت اور چال چلن قابل اطمینان نہ ہو۔ سات برس کی عمر کے بعد لڑکے کو اختیار دے دیا جائے گا چاہے وہ باپ کے یہاں رہے یا ماں کا حق حضانت ساقط ہوجاتا ہے اب باپ ہی کو پرورش کرنے کا حق ہوگا اور لڑکی کو اختیار نہیں دیا جائے گا۔ وہذا عنداحمد واما عندابی حنیفة فالام احق بحضانة الجاریة حتی تحیض.

صورت مسؤلہ میں دونوں بچوں کا نفقہ ہر حال میں زید ہی کے ذمہ ہے یعنی: یہ بچے باپ زید کے یہاں رہیں یا اپنی ماں کی پرورش میں ماں کے ساتھ رہیں بہر صورت ان کا پورا خرچ زید کو دینا ہوگا اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے کما نقف ابن قدام المغنی عن ابن منذر۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک لڑکے خرچ باپ کے ذمے اس کے بالغ ہونے تک ہے بشرطیکہ وہ کسب قدرت رکھتا ہو۔ اور حنابلہ کے نزدیک بالغ ہونے کے بعد بھی ہے۔ بشرطیکہ فقیر معسر ہو۔ غنی وموسر اور اور لڑکی کا خرچ دونوں کے نزدیک اس کی شادی اور رخصتی تک ہے واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 286

محدث فتویٰ